سوال

(30) کیا تنخواہ لے کر امامت جائز ہے۔؟...الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1۔ کیا تنخواہ لے کر امامت جائز ہے۔؟

2۔ کیا مسلمان کسی نجومی سے کوئی چیز گم ہو جانے پر پوچھ سکتا ہے۔ اگر وہ بتا دے تو اُس کے کہنے پر قسم کھا کر گمشدہ چیز وصول کر سکتا ہے۔ یا نہیں۔؟

3۔ غیب تو کسی کو نہیں مگر فرعون کے نجومیوں نے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ کہ ایک ایسا بچہ پیدا ہو گا۔ اور وہ بچہ موسیٰ پیدا بھی ہو گئے۔ یہ کیوں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ امامت کے تنخواہ کے عدم جواز پر تو کوئی صحیح صریح معلوم نہیں۔ حدیث

اتخذ موذنا لا یاخذ علی اذانہ اجرا اخرجہ الخمسۃ وحسنۃ الترمذي وصححہ الحاکم

بلوغ المرام کے تحت سبل السلام میں لکھا ہے۔

انہ لایدل علی التحریم وقیل یجوز اخذہا علی التاذین فی محل مخصوص اذلیست علی الاذان حینئذ بل علی ملازمۃ المکان کاجرۃ الرمد انتھی

2۔3۔ اس طریقے سے خبریں مہیا کرنے والے کو شریعت میں۔۔۔ عراف۔۔ اور کاہن کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے قبل ایسے لوگوں کا بہت چلن تھا۔ لہذا آپ ﷺ نے اس فعل سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کی بعض باتیں سچی بھی ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ حدیث شریف میں فرما دی گئی ہے۔ ان لوگوں کی بات کی تصدیق تو کجا ان سے نفس پوچھنا ہی ناجائز ہے۔ رہے اسرائیلی قصے تو اولاً ان کی تاریخی حیثیت کا قابل اعتماد ہونا ضروری نہیں۔ ثانیاً ان سے کوئی مسئلہ نہیں ثابت کیا جا سکتا۔ جبکہ ہماری شریعت میں صراحۃ اس سے منع کر دیا گیا ہو۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل احادیث ملاحظہ ہوں۔

1۔ عن عائشۃ قالت سال اناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الکہان فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہم یحدثون احیانا بالشی یکون حقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الکلمۃ من الحق یخطفہا الجنی فیقرہا فی اذن ولیہ قر الدجاجۃ فیخلطون فیہا اکثر من مائۃ کذبۃ (متفق علیہ)

یعنی کچھ لوگوں کے دریافت کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! نجومی کی بعض بات سچی بھی ہوجاتی ہے۔ کیونکہ جن ان کو بتا جاتے ہیں۔ لیکن اس میں سو فیصد جھوٹ کی آمیزش ہوتی ہے۔

2۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی کاہنا فصدق بما یقول فقد بري مما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (احمد۔ ابوداؤد۔ مشکواۃ)

3۔ عن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی عرافا نسالہ عن شئ لم تقبل لہ صلواۃ اربعین لیلۃ رواہ مسلم (مشکواۃ)

قال البغوي العراف الذي یدعی معرفۃ الامور بمقدمات یستدل بہا علی المسروق ومکان الضالۃ ونحو ذلک (کتاب التوحید ص48 طبع منیریہ مصر)

خلاصہ یہ ہے کہ چوری وغیرہ کے معلوم کرنے کےلئے نجومیوں فال نکالنے والوں اور اس قسم کے استخارے کرنے لوگوں کے پاس جانا پھر اس پر کوئی حکم لگانا اور نتیجہ مرتب کرنا شرعا ناجائز اور ایمان کو خطرہ میں ڈالنے والا کام ہے۔ لہذا قسم کھا کر گم شدہ چیز کی وصولی جائز نہ ہوگی۔ افسوس اس مرض میں ناواقفی کے سبب بعض اہل توحید بھی مبتلا ہو رہے ہیں۔ (جلد نمبر 21 ش 9)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 126

محدث فتویٰ